Digitized by Khilafat Library Rabwah

٧٩

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا
فون ٣٤٩
رجسٹرڈ ایل نمبر ٥٢٥٤
روزنامہ الفضل ربوہ
بروز جمعہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ١٥ پیسے
جلد ٦١/٢٦ | ٦ ربیع الاول ١٣٩٢ھ / ٢١ شہادت ١٣٥١ ہش / ٢١ اپریل ١٩٧٢ء | نمبر ٩٠

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ٢٠ شہادت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ :۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ۔

ربوہ ۔ ٢٠ شہادت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

سر درد ، چکر آنے اور ضعف کی شکایت ہے ۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے ۔

کل ٢١ شہادت بروز جمعہ صبح سوا نو بجے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب شمس اور مکرم مجید احمد صاحب سیالکوٹی بذریعہ چناب ایکسپریس اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے بیرونی ممالک کو روانہ ہو رہے ہیں ۔

مقامی احباب سٹیشن پر تشریف لا کر انہیں اپنی دعاؤں کے ساتھ الوداع کہیں ۔

(نائب وکیل التبشیر)

تربیتی اجتماع انصار اللہ مارٹن روڈ کراچی

صدر محترم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی منظوری سے مجلس انصار اللہ مارٹن روڈ کراچی مورخہ ٢٩ ، ٣٠ شہادت ١٣٥١ ہش مطابق ٢٩ ، ٣٠ اپریل ١٩٧٢ء کو اپنا دوسرا سالانہ تربیتی اجتماع منعقد کر رہی ہے جس میں علاوہ دیگر علماء کے مرکزی نمائندہ بھی شمولیت کریگا ۔ کراچی کے انصار سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اجتماع کی برکات سے مستفیض ہوں ۔

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بدی میں ہلاکت کی زہر ہے اور نیکی میں زندگی کا تریاق مخفی ہے

کوئی عذاب باہر سے نہیں آتا بلکہ خود انسان کے اندر ہی سے نکلتا ہے

"اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡهِبۡنَ السَّیِّاٰتِ یعنی نیکیاں بدیوں کو زائل کر دیتی ہیں ۔ چونکہ بدی میں ہلاکت کی زہر ہے اور نیکی میں زندگی کا تریاق ۔ اس لئے بدی کے زہر کو دُور کرنے کا ذریعہ نیکی ہی ہے ۔ یا اس کو ہم یُوں کہہ سکتے ہیں کہ عذاب راحت کی نفی کا نام ہے ۔ اور نجات راحت اور خوشی ہی کے حصول کا نام ہے ۔ اسی طرح پر جیسے بیماری اس حالت کا نام ہے جب حالت بدن مجری طبیعت پہ نہ رہے ۔ اور صحت وہ حالت ہے کہ اُمورِ طبیعہ اپنی اصلی حالت پر قائم ہوں ۔ . . . . . جب انسان اللہ کے سامنے سے جو اُس کی زندگی کا اصل موجب اور سرمایۂ حیات ہے ہٹ جاتا ہے اور فطرت کے دین کو چھوڑ بیٹھتا ہے تو عذاب شروع ہو جاتا ہے ۔ اور اگر قلب مُردہ نہ ہو گیا ہو ۔ اور اس میں احساس کا مادہ باقی ہو ۔ تو وہ اس عذاب کو خُوب محسوس کرتا ہے اور اگر اس بگڑی ہُوئی حالت کی اصلاح نہ کی جاوے تو اندیشہ ہوتا ہے کہ پھر ساری رُوحانی قوتیں رفتہ رفتہ نکمّی اور بیکار ہو جائیں اور ایک شدید عذاب شروع ہو جاوے ۔ پس اب کیسی صفائی کے ساتھ یہ امر سمجھ میں آجاتا ہے کہ کوئی عذاب باہر سے نہیں آتا بلکہ خود انسان کے اندر ہی سے نکلتا ہے ۔

ہم کو اِس سے انکار نہیں کہ عذاب خدا کا فعل ہے ۔ بیشک اس کا فعل ہے مگر اسی طرح جیسے کوئی زہر کھائے تو خدا اُسے ہلاک کر دے ۔ پس خدا کا فعل انسان کے اپنے فعل کے بعد ہوتا ہے ۔ اسی کی طرف اللہ جلّشانہٗ اشارہ فرماتا ہے ۔ نَارُ اللّٰہِ الۡمُوۡقَدَۃُ الَّتِیۡ تَطَّلِعُ عَلَی الۡاَفۡـِٕدَۃِ ۔ یعنی خُدا کا عذاب وہ آگ ہے جس کو خدا بھڑکاتا ہے اور اس کا شعلہ انسان کے دل سے ہی اُٹھتا ہے ۔ اس کا مطلب صاف لفظوں میں یہی ہے کہ عذاب کا اصل بیج اپنے وجود ہی کی ناپاکی ہے جو عذاب کی صورت اختیار کر لیتی ہے ۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ٢٧ ، ٢٨)

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے ـــــ ٢٧ اپریل کو منعقد کئے جائیں

تمام جماعتوں کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ٢٧ اپریل کو منعقد کیا جائے ۔ اِس جلسہ کا اہتمام شایانِ شان طور پر کیا جائے ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیّبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جاوے ۔

جلسہ کی رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد کو بھجوائی جائیں ۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عوامی جمہوریہ چین کے سفیر ہز ایکسیلنسی چانگ تُنگ کی ربوہ میں تشریف آوری

اہلِ ربوہ کی طرف سے اپنے معزز مہمان کا شایانِ شان پُرخلوص و پُرتپاک استقبال

مرکزی دفاتر اور تعلیمی اداروں کا معائنہ۔ سفیرِ موصوف کی طرف سے تبلیغ اسلام کے عالمگیر نظام میں گہری دلچسپی کا اظہار

ربوہ۔ ایشیائی عظیم مملکت عوامی جمہوریہ چین کے سفیر مقیم پاکستان ہز ایکسیلنسی چانگ تُنگ دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کا مرکز دیکھنے کی غرض سے ۱۷ ماہ شہادت ۱۳۵۱ ہش مطابق ۱۷ اپریل ۱۹۷۲ء بروز پیر ساڑھے تین بجے سہ پہر اسلام آباد سے ربوہ تشریف لائے۔ اہلِ ربوہ نے سرگودھا جانے والی سڑک سے تحریک جدید کے گیسٹ ہاؤس تک کے راستے (شارع مبارک) پر دو رویہ قطار در قطار کھڑے ہوکر اور عربی اور چینی زبان میں خیر مقدمی نعرے لگاکر اپنے معزز مہمان کا شایانِ شان طریق پر نہایت پُرخلوص و پُرتپاک استقبال کیا۔ اور اس طرح پاکستان کے نہایت مخلص عظیم دوست ملک کے معزز نمائندے کی تشریف آوری پر دلی مسرت اور اخلاص و مودت کا اظہار کرتے ہوئے انہیں خوش آمدید کہا۔

سفیرِ موصوف نے ربوہ میں اپنے مختصر قیام کے دوران تبلیغِ اسلام کے عالمگیر نظام اور اس کے نتائج و اثرات نیز دینی تعلیم کے طریقِ کار میں گہری دلچسپی کا اظہار فرمایا۔

ہز ایکسیلنسی چانگ تُنگ سفارت خانہ چین کے تھرڈ سیکرٹری مسٹر چین شونگ لُو کی معیت میں اُسی روز بعد دوپہر اسلام آباد سے بذریعہ ہوائی جہاز لائلپور تشریف لائے تھے جہاں ہوائی اڈہ پر محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان آپ کے استقبال اور مشایعت کے لئے پہلے سے موجود تھے۔ لائلپور کے ہوائی اڈہ سے آپ محترم باجوہ صاحب کی معیت میں بذریعہ موٹر کار ربوہ تشریف لائے۔

ربوہ میں آپ کے استقبال کی خصوصی تیاریاں کی گئی تھیں۔ لائلپور سے سرگودھا جانیوالی سڑک سے لے کر تحریک جدید کے گیسٹ ہاؤس تک جہاں آپ نے قیام کرنا تھا شارع مبارک (وہ سڑک جس پر مسجد مبارک واقع ہے) کو پاکستان اور چین کے لاتعداد چھوٹے چھوٹے جھنڈوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ اہلِ ربوہ مقررہ وقت سے قبل ہی شارع مبارک کے دونوں طرف اور اس کے ساتھ ساتھ پھیلے ہوئے گھاس کے قطعات میں جمع ہونے شروع ہوگئے تھے۔ تین بجے سہ پہر تک احباب ایک بہت ہی کثیر تعداد میں آ جمع ہوئے۔ بچے، بوڑھے اور جوان سب صاف ستھرے کپڑوں میں ملبوس راستہ کے دونوں طرف قطار در قطار بہت نظم و ضبط کے ساتھ کھڑے تھے۔ سکولوں کے بچوں نے اپنے ہاتھوں میں پاکستان اور چین کے چھوٹے چھوٹے خوشنما جھنڈے اُٹھائے ہوئے تھے۔ گیسٹ ہاؤس کے باہر سڑک پر ایک بہت خوبصورت اور وسیع و عریض شامیانہ میں صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور وقفِ جدید کے صدران کرام نیز ناظر، وکلاء اور ناظم صاحبان، فضل عمر فاؤنڈیشن، حدیقۃ المبشرین اور مجلس نصرت جہاں کے عہدیداران، تعلیمی اداروں کے سربراہان اور بعض امراء اضلاع ایک نظام کے ماتحت صف بستہ ایستادہ تھے۔ اکرام ضیف کے پیشِ نظر سوا تین بجے خود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی استقبال کیلئے تشریف لے آئے۔

ساڑھے تین بجے سہ پہر جونہی سفیر موصوف کی کار سرگودھا جانے والی پختہ سڑک سے شارع مبارک کی طرف مُڑی اور ربوہ کی بستی کے اندر داخل ہوئی تو سراپا شوق اہلِ ربوہ نے ایک نظام کے ماتحت "اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبًا" اور چینی زبان میں "خوش آمدید" کے پُرجوش نعرے بلند کرکے اور ہاتھوں میں اُٹھائے ہوئے پاکستان اور چین کے چھوٹے چھوٹے جھنڈے ہلا ہلا کر اپنے معزز مہمان کا نہایت پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ جب تک موٹر کار اس راستہ پر سے گزرتی رہی اہلِ ربوہ جماعت احمدیہ کے چینی نژاد مبلغ اسلام مکرم مولوی محمد عثمان صاحب چینی کی اقتداء میں خیر مقدمی نعرے لگاتے رہے اور سفیر موصوف ہاتھ ہلا ہلا کر اور اُردو میں "شکریہ شکریہ" کہہ کہہ کر بڑے ہی تبسم ریز چہرے کے ساتھ ان کے نعروں کا جواب دیتے رہے۔ جب موٹر کار گیسٹ ہاؤس کے باہر شامیانہ کے قریب آکر رُکی تو حضور ایدہ اللہ نے موٹر کار کے قریب تشریف لے جاکر سفیر موصوف کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں آپ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں شامیانہ میں تشریف لائے جہاں محترم باجوہ صاحب نے آپ سے مرکزی انجمنوں کے صدران کرام، ناظر و وکلاء صاحبان تعلیمی اداروں کے سربراہان اور دیگر احباب کا تعارف کرایا۔ تعارف سے فارغ ہونے کے بعد سفیر موصوف حضور ایدہ اللہ، محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور مکرم سید داؤد احمد صاحب کی معیت میں گیسٹ ہاؤس کے اندر تشریف لے گئے۔ چند منٹ سفیرِ موصوف سے باتیں کرنے کے بعد حضور ان سے رخصت ہوکر قصرِ خلافت واپس تشریف لے آئے۔

پانچ بجے شام حضور ایدہ اللہ نے سفیرِ موصوف کے اعزاز میں "قصرِ خلافت" کے عقبی لان میں وسیع پیمانہ پر دعوت چائے کا اہتمام کرایا۔ اس میں وزیر موصوف کے علاوہ مرکزی عہدیداران جماعت، صوبائی امراء، ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے والے غیر ملکی طلباء، گورنر پنجاب کے مشیر جیل خانہ جات محترم صوفی نذر محمد صاحب اور صوبائی اسمبلی کے بعض ممبران نے بھی شرکت فرمائی۔

دعوت چائے سے فارغ ہونے کے بعد سفیر موصوف موٹر کار کے ذریعہ نو تعمیر شدہ نہایت وسیع و عریض جامع مسجد کی عالیشان عمارت جو "مسجد اقصیٰ" کے نام سے موسوم ہے دیکھنے تشریف لے گئے۔ آپ اسلامی طریق کے مطابق جُوتے اُتار کر مسجد میں داخل ہوئے اور عمارت کے تفصیلی معائنہ کے بعد بہت پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ اس موقع پر آپ نے مسجد کی چھت پر جاکر بلندی سے ربوہ کے شہر پر طائرانہ نظر ڈالی اور شہر کی وسعت اور پھیلاؤ کا جائزہ لیا۔ بعد ازاں آپ اپنے موٹر کار میں بیٹھے بیٹھے ہی اُس علاقہ کی سیر کی جس میں ربوہ کے تعلیمی ادارے اور کھیل کے میدان واقع ہیں۔

رات کو ½۸ بجے اہلِ ربوہ کی طرف سے مجلس خدام الاحمدیہ کے وسیع و عریض ہال "ایوانِ محمود" میں بہت وسیع پیمانہ پر دعوت طعام کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر ایوانِ محمود کو اندر سے بہت نفاست اور نظافت کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ اس دعوت میں جو احباب مدعو تھے اُن میں مرکزی عہدیداروں کے علاوہ صوبائی اور بعض ضلعی امراء جماعت، بیرونی ممالک میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے والے مبلغین اسلام نیز ربوہ میں دینی تعلیم حاصل کرنے والے غیر ملکی طلباء بھی شامل تھے۔ اکرام ضیف کے جذبہ کے ماتحت ازراہ تلطف حضور ایدہ اللہ نے بھی اس میں شرکت فرمائی۔ علاوہ ازیں اس موقع پر گورنر پنجاب کے مشیر جیل خانہ جات محترم صوفی نذر محمد صاحب اور محترم غلام مرتضیٰ صاحب پراچہ ڈپٹی کمشنر جھنگ بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ دعوت طعام کے اختتام پر سفیر موصوف حضور ایدہ اللہ کی معیت میں ہال کے وسط میں تشریف لائے جہاں سب حاضرین نے باری باری آپ سے مصافحہ کیا۔ آپ نے بالخصوص بیرونی ممالک میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنیوالے مبلغینِ اسلام سے مل کر بہت مسرت کا اظہار فرمایا اور ان میں سے ہر ایک کے متعلق دریافت فرمایا کہ انہوں نے دنیا کے کس کس ملک میں کتنا کتنا عرصہ فریضۂ تبلیغ ادا کیا ہے۔ اگلے روز (۱۸ اپریل کو) سفیر موصوف نے محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ کی معیت میں دفاتر صدر انجمن احمدیہ، دفاتر تحریکِ جدید، دفاتر وقفِ جدید، دفاتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نیز تعلیمی اداروں میں سے جامعہ احمدیہ، تعلیم الاسلام کالج، تعلیم الاسلام سائنس کالج (نیو کیمپس) اور خلافت لائبریری کا معائنہ فرمایا۔ جس دفتر اور جس ادارہ میں بھی آپ تشریف لے گئے، افسران و کارکنان نیز تعلیمی اداروں کے سربراہان، صدر شعبہ جات اور طلباء نے آپ کا نہایت پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ بالخصوص آپ نے دفتر وکالت تبشیر میں (جہاں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر نے آپ کو غلبۂ اسلام کی آسمانی پیشگوئیوں نیز تبلیغ اسلام کے عالمگیر نظام اور اسکے نتائج و اثرات کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں) جماعت کی تبلیغی مساعی کے متعلق خاص دلچسپی کا اظہار فرمایا اور تبلیغِ اسلام کے عالمگیر نظام سے متعلق تفصیلات کو خاص اشتیاق سے سنا۔ اسی طرح مبلغین اسلام تیار کرنیوالے دینی ادارے جامعہ احمدیہ کے طریقِ تعلیم، نصاب اور بالخصوص حافظ کلاس میں جہاں بعض غیر ملکی طلباء بھی قرآنِ مجید حفظ کر رہے ہیں آپ نے خاص دلچسپی ظاہر فرمائی اور اس ضمن میں جامعہ کے پرنسپل محترم سید داؤد احمد صاحب نے آپ کے استفسارات کے جو جواب دیئے انہیں بہت توجہ اور شوق کے ساتھ سنا۔ آپ اُس سینئر کلاس میں بھی تشریف لے گئے جس میں طلباء اساتذہ کی مدد کے بغیر روزانہ باری باری قرآنِ مجید کا درس دیتے ہیں۔ آپ طلباء میں خود اعتمادی اور شغف پیدا کرنے کے اس طریق سے بہت متاثر ہوئے۔ جامعہ میں آپ نے ممبران اسٹاف کے علاوہ جملہ طلباء سے بھی مصافحہ کیا۔ نیز حافظ کلاس کے سب سے نو عمر طالب علم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا اور اسے بہت شاباش دی۔

دفاتر اور تعلیمی اداروں کے معائنہ سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے سوا دس بجے قصرِ خلافت میں تشریف لاکر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ سے الوداعی ملاقات فرمائی۔ حضور نے آپ کو رخصت فرمانے سے قبل قرآنِ مجید مع انگریزی ترجمہ اور متعدد دیگر اسلامی کتب بطور تحفہ عطا فرمائیں۔ جنہیں آپ نے بصد شوق شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ اسکے بعد آپ صبح دس بجکر ۵۵ منٹ پر محترم باجوہ صاحب کی معیت میں ربوہ سے بذریعہ موٹر کار لائل پور واپس تشریف لے گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

50

احمدی ڈاکٹروں کے ایک خصوصی اجتماع سے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

ساری دنیا کو بحیثیت انسان انسان سے محبت کا سبق دینا جماعت احمدیہ کا کام ہے

فرمودہ ۳۰ ظہور ۱۳۴۹ ہش مطابق ۳۰ اگست ۱۹۷۰ء بمقام دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ

(۸)

یہ آپ اچھی طرح سے یاد رکھیں کہ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ساری دنیا کو بحیثیت انسان، انسان سے محبت کا سبق دینا جماعت احمدیہ کا کام ہے کوئی اور دے بھی نہیں سکتا اور نہ ان کی ذمہ داری ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ہم پر کتنا فضل ہے۔ اب میں مغربی افریقہ میں گیا ہوں مجھے ایک لحظہ کے لئے بھی یہ احساس نہیں ہوا کہ میں اپنے گھر سے دور ہوں۔ بلکہ بعض دفعہ یہ احساس پیدا ہوتا تھا کہ گھر میں مجھے اتنی محبت نہیں ملتی تھی جتنی یہ لوگ دے رہے ہیں۔ وہ عجیب قوم ہے۔ مجھ سے مصافحہ کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے اور بغیر کچھ کہے یا بات کئے کھڑے ہیں اور منہ تکے جا رہے ہیں۔ میں اپنی طبیعت کے لحاظ سے حجاب کی وجہ سے منہ نیچے کر لیتا تھا اور گردن جھکا لیتا تھا۔ وہ میرا ہاتھ نہیں چھوڑتے تھے۔ پیچھے سے دوسرا افریقن اسے ٹھونگے لگا رہا ہوتا تھا کہ چھوڑو میری باری ہے۔ لیکن وہ کھڑے ہیں۔ ایا دان میں ACTUALLY یہ ہوا کہ ایک آدمی نے مصافحہ کیا اور ہاتھ چھوڑ نہیں رہا تھا دوسرے نے زور سے اس کا ہاتھ پرے کھینچا اور فوراً آگے آ گیا اور اس طرح ہاتھا پائی ہوا کرتی تھی۔ میں ان پر حکومت کرنے کے لئے تو نہیں گیا تھا۔

سارے بھائی بھائی ہیں

یہ آپ سوچا کریں۔ خدمت کرنے کی میرے اوپر ذمہ داری ہے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ سوائے میرے اور کسی کے سامنے جوابدہ نہیں ہو۔ بڑی سخت جواب دہی ہے۔ لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے۔ اگر میں آپ کے سامنے جوابدہ ہوتا تو آپ کے ساتھ شاید ہزار چالاکیوں سے کام لیتا۔ لیکن اگر میں اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہوں تو کوئی چالاکی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ علام الغیوب ہے۔

اس واسطے میں تو ہر وقت ڈرتے ڈرتے عاجزانہ زندگی گزار رہا ہوں۔ باقی یہ ہے کہ اس نے میرے سپرد جو کام کیا ہے اس کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں نہ میں آپ سے ڈرتا ہوں اور نہ کسی اور طاقت سے ڈرتا ہوں وہ کام تو میں ضرور کروں گا اور اپنی پوری طاقت سے کروں گا۔ کیونکہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہوں یہ اس کا دوسرا رُخ ہے۔ کیا وہ مجھے یہ نہیں کہے گا کہ تمہارے سامنے دس ہزار پاکستانی احمدی تھے مگر ان کے سامنے کیوں خوف کا اظہار کیا۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ سوائے اللہ کے کسی اور سے نہ ڈرو۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو یہی کہتا ہے بعض میرے سامنے بے تکلف بات کرنے والے ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے بُت نہیں بنایا۔ نہ پہلوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بنایا تھا اور نہ اس وقت بنایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ لکھا ہے کہ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ ایک بت کی طرح اپنی جماعت کے احباب میں بیٹھوں اور ہمارے تو کبھی خیال میں بھی یہ نہیں آیا۔ لیکن جو

ذمہ داریاں اور تعلقات

ہیں وہ تو آپ کو بھی نباہنے چاہئیں اور میں بھی جہاں تک مجھے اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے نباہنے کی کوشش کرتا رہتا ہوں۔

جیسا کہ میں بتا چکا ہوں میں نے کم از کم تیس میڈیکل سنٹر کھولنے کا اعلان کیا ہے زیادہ سے زیادہ جتنی تعداد میں خدا تعالیٰ ہمیں کھولنے کی توفیق دے یہ اس کا فضل ہے مگر سردست تیس سنٹر نہ کھولنے کا اعلان کیا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے میڈیکل سنٹرز کھولنے کئی پہلوؤں سے ہمارے لئے بڑے ضروری ہیں اور اب جب کہ اتنی رَو پیدا ہو چکی ہے بلکہ ہو سکتا ہے کہ افریقہ کے سارے ملکوں میں اس قسم کی رَو پیدا ہو جائے تو اس صورت میں اس سے فائدہ اٹھانا بڑی ہی بات ہے نارتھ نائیجیریا احمدیت کے حق میں بڑا متعصب ہے کیونکہ

عثمان بن فودی رح

جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلی صدی میں نائیجیریا میں مجدد ہوئے ہیں وہاں انہی کے مرید پائے جاتے ہیں۔ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے انہیں اسلام کی صحیح شکل دکھائی۔ اب چھلکا رہ گیا ہے روح غائب ہو گئی ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ بظاہر مذہبی لحاظ سے بڑے پکے ہیں اور ہمارے بڑے مخالف ہیں۔ اب نائیجیریا کے نئے دستور کے مطابق مسلم نارتھ کئی سٹیٹس میں تقسیم ہو گیا ہے۔ کئی ریاستیں بنا دی گئی ہیں۔ جب ہم شروع میں نائیجیریا میں گئے ہیں تو ہماری تمام تر توجہ ویسٹ اور ایسٹ نائیجیریا میں تھی۔ نارتھ میں وہ ہمیں گھسنے نہیں دیتے تھے اس لئے وہاں ہماری جماعت تو کیا ایک آدمی بھی احمدی نہیں تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے وہاں ایسا انتظام کیا کہ کانو کی سٹیٹ جو اس مسلم نارتھ کا ایک حصہ ہے وہاں غالباً ۱۹۵۸ء، ۱۹۵۹ء۔ ۱۹۶۰ء میں ہم داخل ہوئے۔ پہلے وہاں ایک دو احمدی ہوتے جو مسلم نارتھ کے رہنے والے تھے اور دوسری جگہوں پر رہتے تھے۔ پھر وہ بڑھنے شروع ہوئے اب خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں جماعت قائم ہو گئی ہے پھر میڈیکل سنٹر کھلا۔ جماعت اور بھی زیادہ مقبول ہو گئی۔

امیر آف کانو

جو عثمان بن فودی کی نسل میں سے ہیں (یعنی عثمان بن فودی کے ایک بیٹے سلیمان کی نسل میں سے ہیں) اور امیر آف کانو کہلاتے ہیں۔ وہ ہمارے ساتھ تعاون بہت کرتے ہیں۔ دوسری طرف سکوتو جہاں عثمان بن فودی کا لڑکا خلیفہ بنا وہاں ابھی تک ہماری کوئی جماعت نہیں۔ چنانچہ جب سکوتو کے گورنر نے اعلان کیا کہ ان کی سٹیٹ تعلیم میں بہت پیچھے ہے تو میں نے کہلا بھیجا کہ ہم فوری طور پر چار سکول کھولتے ہیں جس پر اس نے پورے تعاون کا یقین دلایا۔ اب یہ ہماری کوشش کا نتیجہ نہیں بلکہ فرشتوں نے اس کے دل میں یہ بات ڈالی اور وہ کہنے لگا کہ اگر آپ سکوتو کے علاقے میں اپنی محبت پیدا کر لیں اور ان کے دل جیت لیں تو آپ سارے مسلم نارتھ کا دل جیت لیں گے۔ کیونکہ سکوتو مسلم نارتھ کا دل ہے (اس لحاظ سے کہ یہیں عثمان بن فودی پیدا ہوئے اور ان کی آگے نسل چلی ہے) اور یہ کہ میں آپ سے پورا تعاون کروں گا۔ چنانچہ اس نے ایک سکول کے لئے چالیس ایکڑ زمین دلوا دی ہے اور مزید تین سکولوں کے لئے دلوا دیں گے۔

اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ غیروں کے دلوں میں بھی احمدیت کے حق میں ایک رَو پیدا ہو رہی ہے اور یہ کام پورے نہیں ہو سکتے۔ جب تک یہاں سے

ڈاکٹر اور ٹیچر

رضاکارانہ طور پر کام کرنے کے لئے نہ جائیں ہمیں اس وقت زیادہ تر ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ ٹیچرز تو ضرورت سے زیادہ آ گئے ہیں۔

یورپ میں ہمارے کئی افریقن احمدی زیر تعلیم ہیں۔ زیادہ تر سکالرشپ پر آئے ہوتے ہیں کیونکہ افریقہ میں بہت کم لوگ امیر ہیں بعض دفعہ ان کے لڑکے پڑھائی میں اچھے نہیں ہوتے۔ بہرحال ہمارے افریقن طلباء یورپ میں آ کر بڑی تبلیغ بھی کرتے ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ وہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے عاشق ہیں۔ یورپ میں جب میں دونوں دفعہ گیا ہوں تو وہاں بھی مجھے ملتے رہے ہیں۔ میں نے ان میں بڑا تغیر دیکھا ہے۔ ان کا رنگ نظر نہیں آتا۔ ان کے دل کا نور نظر آ رہا ہوتا ہے۔ انہیں دیکھ کر یہ گمان نہیں ہوتا کہ یہ کالے رنگ کی طرف منسوب ہونے والی قوم ہے۔ وہ بڑی محنت کے ساتھ پڑھائی بھی کرتے ہیں اور

بڑے اخلاص

کے ساتھ جماعتی کام بھی کرتے ہیں۔ ہمارے پاکستانی بعض دفعہ اچھا نمونہ نہیں دکھاتے بہت کمزوریاں دکھا جاتے ہیں لیکن جو افریقہ سے آتے ہیں ان کا نمونہ بہت اچھا ہوتا ہے اس لئے ہمیں نوجوانوں کی فکر کرنی چاہئیے انہیں سنبھالنا چاہئیے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

آپ زیادہ سے زیادہ وقف کریں ہم جہاں بھیج دیں گے۔ حالات دیکھیں گے اور جوں جوں ضرورت بڑھی یا جوں جوں ضرورت بڑھتی چلی جائے گی انہیں بلا لیا جائے گا۔ یہاں کی ڈاک کا انتظام بھی خاطر خواہ اور تسلی بخش نہیں ہے۔ مجھے کئی دوستوں نے افریقہ میں خط لکھے جو کئی کئی مہینے کے بعد یہاں واپس آ کر ملے ہیں۔ ۲۵ دن میں ہاں نہیں پہنچے اور بعض دفعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پانچویں ساتویں دن خط وہاں پہنچ جاتا ہے پتہ نہیں ڈاک کا کیا حساب ہے؟ اگر دو دفعہ بھی غیر ملکی حکومتوں سے اس سلسلہ میں خط و کتابت کرنی پڑے تو دو تین مہینے ہم لیٹ ہو جاتے ہیں پھر منظوریاں لینی ہوتی ہیں اس لئے جو بھی وقف کریں خواہ چھ سال کے لئے یا استثنائی صورت میں ۳ سال کے لئے یا ساری عمر کیلئے وقف کریں سب کے سب فوراً بھیجیں نقول سرٹیفکیٹ آجانے چاہئیں۔ اپنی ایم بی بی ایس کی ڈگری کی فوٹوسٹیٹ کاپی ضرور آنی چاہیئے ایک تو ابھی ORIGINAL ڈگریاں سنبھال کر رکھیں اور اگر گم ہو چکی ہیں تو ان کی duplicate کاپیاں حاصل کر لیں۔ کرنل یوسف صاحب مرحوم کے بارہ میں بھی کچھ دقت پیش آئی تھی لیکن چونکہ ان کا ساری عمر کا تجربہ تھا اسلئے انہیں اجازت مل گئی تھی۔ حکومت ان معاملات میں بڑی سخت ہے اور ہونی بھی چاہیئے۔ میں خوش ہوں۔ وہ رعایت نہیں کرتے۔ جو ملکی قانون ہے اس کی وہ بہرحال پابندی کرتے ہیں اور سرٹیفکیٹ وغیرہ دیکھ کر پوری تسلی کرنے کے بعد اجازت دیتے ہیں۔ یہ تو اس لحاظ سے بھی اچھا ہے کہ اس سے ہمارے ملک کو سبق لینا چاہیئے کہ قانون کی پابندی ضروری ہے شروع میں میرا خیال تھا کہ شاید دقت پیدا ہو لیکن اب ایسا کوئی خدشہ نہیں ہے۔ غانا نے شروع میں ایک ڈاکٹر کی بھی اجازت نہیں دی تھی انہوں نے ہمارے مبلغوں کے کوٹے میں سے پرمٹ دے رکھا تھا۔ میں اس طریق سے متفق نہیں تھا۔ میں نے وہاں کی جماعت سے کہا یہ تم ظلم کر رہے ہو۔ میری ہدایت کے خلاف تم نے مبلغوں کے کوٹے میں سے نئے ڈاکٹر کے لئے پرمٹ لے لیا ہے۔ چنانچہ جب میں نے انہیں سختی سے منع کیا تو وہ متعلقہ وزیر سے ملے اور وہ مان گیا اور اس نے پہلی منظوری منسوخ کر کے ڈاکٹر کا الگ پرمٹ جاری کیا۔ پس

غانا کی حکومت

جہاں پہلے ایک ڈاکٹر کی منظوری نہیں دیتی تھی اب وہ تیس ڈاکٹروں کی منظوری دینے پر رضامند ہو گئی ہے۔

واقفین ڈاکٹر صاحبان اپنے ساتھ اپنی فیملی کو بھی لے جا سکتے ہیں بعض ہماری ڈاکٹر لڑکیوں نے زندگی وقف کی ہے اُن کے لئے مجھے ڈاکٹر لڑکوں کی تلاش ہے۔ اسلئے جس نے ایسی ڈاکٹر لڑکی سے شادی کرنی ہو مجھے بتادے ہم دونوں کو وقف کے طور پر وہاں بھجوا دیں گے۔ وہاں کی حکومت کی طرف سے تو اس بات پر کوئی پابندی نہیں کہ کوئی لیڈی ڈاکٹر بھی ضرور آئے۔ لیکن ہمیں اسلئے ضرورت ہے کہ نائیجیریا کے مسلم نارتھ میں خصوصاً پردے کا بڑا رواج ہے اور وہاں حال یہ ہے کہ جو عورت مر رہی ہوگی وہی ڈاکٹر کے پاس جائے گی اور کئی اس طرح مر جاتی ہوں گی۔ اسلئے اگر ہم وہاں لیڈی ڈاکٹر بھجوا سکیں اور وہ خدا کے فضل سے وہاں مقبول ہو جائیں تو ہماری تبلیغ کا ایک راستہ کھل جائے گا۔

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ مرحومہ

(از محترم مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری)

مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ والدہ مکرم شیخ عبدالخالق صاحب انچارج دفتر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ مورخہ ۱۱ ؍اپریل ۱۹۷۲ء کو سوا آٹھ بجے شب وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کی نماز جنازہ نماز عصر کے بعد محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پڑھائی بعد ازیں انہیں عام قبرستان میں امانتاً دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہو جانے پر محترم قاضی صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔ نماز جنازہ اور تدفین میں خاندان حضرت مسیح الموعود کے افراد، علماء سلسلہ دیگر احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

مرحومہ نہایت نیک سیرت، پابند صوم و صلوٰۃ۔ دعاگو اور کثرت سے صدقہ و خیرات کرنے والی اور بہت مہمان نواز خاتون تھیں۔ خدمت خلق کا جذبہ بھی ان کا نمایاں وصف تھا۔ متعدد مریضوں کا علاج معالجہ بھی خدمتِ خلق کے جذبہ کے تحت کرتی رہتی تھیں اور ان میں سے اللہ کے فضل سے اکثر کو شفا ہو جاتی۔

مرحومہ احمدیت سے دلی لگاؤ اور محبت رکھنے والی تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود اور خلیفہ وقت سے گہری عقیدت رکھتی تھیں۔

آپ کو تبلیغ کا بھی بے حد شوق تھا اور اپنے سیالکوٹ کے قیام کے دوران غیر از جماعت خواتین کو بڑی جرأت سے تبلیغ کیا کرتی تھیں۔ چنانچہ ان کی تبلیغ و تحریک پر ان کے خاوند محترم شیخ محمد ذاکر مرحوم آف سیالکوٹ غالباً ۱۹۲۵ء میں قادیان جلسہ سالانہ پر تشریف لے گئے اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے اور آخر دم تک احمدیت سے عقیدت اور اخلاص کے ساتھ وابستہ رہے۔

سنہ ۱۹۲۶ء میں آپ اپنے خاوند اور بچوں کے ساتھ سیالکوٹ سے قادیان چلی گئیں۔ تقسیم ملک کے بعد دوبارہ سیالکوٹ افراد خاندان کے ساتھ آگئیں پھر ۱۹۵۵ء ربوہ میں آکر مستقل سکونت اختیار کر لی

مرحومہ نے اپنے بچوں کی نہایت عمدہ رنگ میں تعلیم و تربیت کی اور ان کے بچے خدا کے فضل سے شروع ہی سے سلسلہ کی خدمات بجا لا رہے ہیں مرحومہ نے اپنی یادگار کے طور پر دو لڑکے اور پانچ لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ بڑے لڑکے مکرم شیخ عبدالخالق صاحب کئی سال سے الشرکۃ الاسلامیہ میں سلسلہ کی خدمات بجا لا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ سالہا سال سے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے سرگرم کارکن چلے آرہے ہیں اور اس وقت وہ نائب مہتمم مقامی کے فرائض ادا کر رہے ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان سب بچوں کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم ان کا خود حافظ و ناصر ہو اور اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ بچوں کے والد صاحب پہلے ہی وفات پا چکے ہیں اور اب مادرانہ شفقت سے بھی محروم ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن پر اپنا فضل فرمائے اور دینی و دنیاوی برکات سے نوازے۔

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، صحابہ کرام، دیگر احباب جماعت سے درخواست ہے، دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی مغفرت اور رحمت کی چادر میں لے لے اور ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ نیز ان کے بچوں کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو اور اپنی حفظ و امان میں رکھے اور دینی و دنیاوی برکات سے نوازے۔ آمین۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم صوبیدار عبدالمنان صاحب دہلوی آفیسر حفاظت خاص حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ عرصہ پانچ چھ ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی کامل صحتیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(فیروز الدین انسپکٹر تحریک جدید ربوہ)

۲۔ مکرم عبدالستار صاحب ڈاہری آف نواب شاہ (سندھ) کے بچے امسال سالانہ امتحانات میں کامیاب ہوئے ہیں ان کی اہلیہ درخواست کرتی ہیں کہ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(خواجہ عبدالمومن۔ ربوہ)

قربانی اور گھاٹا دو متضاد چیزیں ہیں

اسلام میں اگر حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ جیسی ضرورت کے وقت سارے کا سارا یا نصف مال پیش کرنے والی ہستیاں نہ ہوتیں تو عرب کے چرواہے ساری دنیا کے استاد نہ بنتے۔ دنیا کی بادشاہتیں اُن کے قدموں پر نچھاور نہ ہوتیں اور فرشتے اُن پر رشک نہ کرتے چند مٹھی بھر مسلمانوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں جانیں پیش کیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے نفوس میں برکت ڈالی اور وہ ریت کے ذرّوں کی طرح ساری دنیا میں پھیل گئے۔ مال پیش کیا۔ اس کے نتیجہ میں مال یا رزق میں کمی نہیں آئی بلکہ دنیا کی بادشاہتوں کے خزانے اُن کے قدموں پر ڈھیر کر دئے گئے۔ آج پھر اسلام کے خوبصورت اور چمکدار چہرہ کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے قربانیوں کی ضرورت ہے یا یوں کہیئے کہ اللہ تعالیٰ ایک بار پھر ہماری نسلوں اور مالوں میں برکت بخشنا چاہتا ہے۔

سو انصار کے شرح چندہ میں اضافہ مقام شکر ہے اللہ تعالیٰ نے اس میدان میں ہمارے لئے مزید وسعت بخشی ہے۔ اور پہلے بھی آگے بڑھ کر قدم رکھنے کا موقع پیدا کر کے مزید احسان فرمایا ہے۔ خدا کرے یہ نقطہ سب انصار کو سمجھنے کی توفیق مل جائے اور اس سال کوئی ایک رکن یا مجلس ایسی نہ رہے جو سو فی صدی چندہ پورا یا ادا کرنے والی نہ ہو۔

قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۳)

مسل نمبر ۲۰۷۸۰

میں محمد بن عبدی

قوم احمدی مسلم پیشہ تعلیم واقف زندگی عمر ۲۹ سال بیعت ۱۹۶۲ء ساکن دار الضیافت ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۳۰/- روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد: محمد بن عبدی۔ حدیقۃ المبشرین ربوہ

گواہ شد: محمد ادریس بقلم خود۔ کارکن حدیقۃ المبشرین ربوہ

گواہ شد: شیخ مبارک احمد سیکرٹری حدیقۃ المبشرین۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۰۷۸۱

میں نشاط اختر زوجہ جبار احمد صاحب قوم ارائیں الراعی۔ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حسن پور ۱۲۱/ج۔ب۔ ضلع لائل پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

حق مہر بذمہ خاوند ... ۲۰۰۰/- روپے

زیور طلائی وزنی ۲ تولے مالیتی ... ۳۶۰/- روپے

کلائی کی گھڑی مالیتی ... ۱۵۰/- روپے

مشین سلائی مالیتی ... ۱۵۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الراقم: نشاط اختر بقلم خود حسن پور ۱۲۱/ج۔ب لائل پور

گواہ شد: سمیع اللہ زعیم انصار اللہ حسن پور "

گواہ شد: محمد اسلم صدر مجلس انصار اللہ حسن پور ۱۲۱/ج ب "

مسل نمبر ۲۰۷۸۲

میں میاں نذر حسین ولد میاں اللہ یار صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ زمیندار عمر ۴۲ سال بیعت ۱۹۴۸ء ساکن کوٹ شاہ عالم ڈاکخانہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۵ ایکڑ زمین زرعی۔ مالیتی دس ہزار روپے ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے سالانہ آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد: میاں نذر حسین ولد میاں اللہ یار صاحب کوٹ شاہ عالم ڈاکخانہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد: میاں اللہ یار ساکن کوٹ شاہ عالم ڈاکخانہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد: عاشق حسین بقلم خود

مسل نمبر ۲۰۷۸۳

میں میاں اللہ یار ولد میاں نسیم محمد صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ زمیندار عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۴۸ء ساکن کوٹ شاہ عالم ڈاکخانہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

۵ ایکڑ زرعی زمین مالیتی دس ہزار روپے ہے اس کے علاوہ کوئی جائداد نہیں۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے سالانہ آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: بقلم خود میاں اللہ یار۔ کوٹ شاہ عالم ڈاکخانہ پنڈی بھٹیاں۔ ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد: بقلم خود عاشق حسین ڈاکخانہ

گواہ شد: نذر حسین۔ کوٹ شاہ عالم۔ پنڈی بھٹیاں۔ ضلع گوجرانوالہ۔

دعائے مغفرت

میرے داماد محمد رمضان بھٹی ہیڈ کانسٹیبل ریلوے پولیس کا پانچ اپریل کو حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

جنازہ بذریعہ ٹرک ملتان سے جھنگ لایا گیا جہاں تدفین عمل میں آئی آپ نے اپنی یادگار کے طور پر ایک بیوہ تین بچے اور چار بچیاں چھوڑی ہیں جن میں سے صرف ایک بڑی بچی شادی شدہ ہے اور ایک بیٹا بچہ برسر روزگار ہے۔ مرحوم اپنے خاندان میں اکیلے ہی احمدی تھے۔

احباب جماعت دعا فرماویں کہ مولا کریم مرحوم کو اپنے قرب میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ اور خادم احمدیت بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

(احمد الدین احمدی آنرپی سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ جھنگ صدر)

اعلانات دار القضاء

۱۔ مکرم چوہدری انتصار احمد صاحب معرفت محمد شجاعت علی صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر بیت المال صدر انجمن کوارٹرز نمبر ۹ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ مسماۃ امۃ الحئی صاحبہ کا انتقال ہو چکا ہے۔ مرحومہ کا ایک مکان واقع محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ قطعہ نمبر ۱۳/۲۰ ملکیتی ہے۔ میرے علاوہ مرحومہ کے مندرجہ ذیل وارث ہیں (۱) مبشر احمد طاہر۔ (۲) عباس احمد۔ ۳۔ رفیع احمد ۴۔ ضیاء انتصار ۵۔ رعنا انتصار۔

مذکورہ بالا ورثاء کو یہ مکان میرے نام منتقل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ مکان مذکور اب میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

۲۔ مکرم محمد حیات صاحب ولد عبد اللہ خان صاحب سکنہ ادرحمہ براستہ کوٹ مومن ضلع سرگودھا نے درخواست دی ہے کہ میرا ایک قطعہ ۲۸/۲۴ رقبہ ۱/۲ ۱ کنال واقع محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ ملکیتی ہے دراصل یہ قطعہ میں نے اپنے لڑکوں کی مشترکہ رقم سے ہی خریدا تھا لہٰذا استدعا ہے کہ قطعہ مذکور میرے دونوں لڑکوں دلدار احمد و وسیم احمد کے نام بحصہ مساوی منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے

(ناظم دار القضاء ربوہ)

برّی فوج میں باقاعدہ کمیشن

اکتالیسویں پی۔ایم۔اے شارٹ کورس کے لئے درخواستیں ۱۵/۶/۷۲ تک مطلوب ہیں

ا۔ انجینئرز۔ شرائط۔ ڈگری ان سول۔ الیکٹریکل۔ مکینیکل انجینئرنگ

ب۔ الیکٹریکل۔ مکینیکل انجینئرز۔ ان الیکٹریکل۔ مکینیکل انسٹرومنٹس۔ انجینئرنگ

ج۔ سگنلز۔ بی۔ ایس سی۔ الیکٹریکل انجینئرنگ (الیکٹرونکس اینڈ کمیونیکیشنز)

ا۔ ب۔ ج ہر سہ کے لئے عمر ۲۰ تا ۲۶ سال

کمپارٹمنٹ میں آنے والے اور امسال امتحان دینے والے درخواست دے سکتے ہیں۔

عرصہ ٹریننگ ایک سال۔ مقام ابتدائی انٹرویو پشاور۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ کوئٹہ۔ کراچی

امیدوار پاکستانی ہو اور کم از کم تین سال سے پاکستان میں رہائش رکھتا ہو۔ اس کے متعلق ڈومیسائل سرٹیفکیٹ شامل کریں۔

درخواست مجوزہ فارم پر مع دو فوٹو تعلیمی سرٹیفکیٹس کی نقول اور ۵/- روپے کا کراسڈ پوسٹل آرڈر بنام PA DIRECTORATE, PA-3(b) ADJUTANT GENERAL BRANCH. G.H.Q. RAWALPINDI - مجوزہ فارم بھرتی کے تمام دفاتر اور اسٹیشن ہیڈ کوارٹرز سے مل سکتا ہے۔

(نظارت تعلیم)

پتہ مطلوب ہے

مکرم مرزا صادق بیگ صاحب ولد مرزا ولایت بیگ صاحب ساکن فتومند بھکو پور ضلع گوجرانوالہ وصیت ۱۲۵۱۸ کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے اگر موصی صاحب خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو براہ مہربانی دفتر ہذا کو اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومن اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی اقتصادی بحران کو خاطر میں نہیں لاتا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۷۲ء میں ارشاد فرمایا:-

"اب یہ جو نیا مالی سال ہے جو اب گزر رہا ہے۔ اس کے شروع میں ہم نے یہ عہد کیا تھا کہ ہم اس سال کے دوران فانصب کے حکم پر عمل کریں گے۔ اور پہلے سے زیادہ جد وجہد کریں گے۔ اور اس سال یا اس دور کو بھی اس کے اتمام یعنی کمال تک پہنچائیں گے۔ اب اس مالی سال کے دور کے صرف دو مہینے باقی رہ گئے ہیں۔ ویسے یہ درست ہے کہ دنیاوی لحاظ سے یہ بڑی پریشانیوں کے دن رہے ہیں۔ تاجروں کے لئے بھی پریشانی ہے۔ زمینداروں کے لئے بھی پریشانی ہے۔ علاوہ ازیں بعض لوگوں کو اپنے علاقوں سے اٹھنا پڑا ہے۔ اس لئے ملکی اقتصادیات پر بُرا اثر پڑا ہے

لیکن کیا اقتصادی دنیا کے بحران ہمارے عزم اور ہمارے ارادوں پر بُرا اثر ڈالیں گے؟ ایک مومن تو اقتصادی بحران کی کبھی پرواہ نہیں کرتا۔ کیونکہ اُسے پتہ ہوتا ہے کہ آسمان سے امتحاناً بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ یا ہم خود ہی اپنے لئے بلائیں پیدا کر لیتے ہیں۔"

احباب عہد کریں کہ خلیفہ وقت کا موجودہ دور میں ہم سے قربانیوں کا مطالبہ کس قدر اہمیت رکھتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ ابتلاء اور آزمائشیں بے شک موجود ہیں اور بے شک ہمارا ملک اقتصادی بحران میں سے گزر رہا ہے لیکن فانصب کا حکم کسی ایک زمانے یا ایک دور کے لئے نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ اور اس سے الٰہی منشاء صاف ظاہر ہے کہ خواہ دنیاوی حالات کی شکل کیسی ہی کیوں نہ ہو۔ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے۔

پس دوست عہد کریں کہ وہ چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ جو لازمی ذمہ داریوں کی حیثیت رکھتے ہیں انہیں پوری بشاشت کے ساتھ نبھائیں گے۔ وما توفیقنا الا باللہ

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

مکرم سیّد انوار احمد صاحب کراچی کی المناک وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم سیّد انوار احمد صاحب ابن جناب سیّد محمد حسین شاہ صاحب (برادر اصغر سیّد میجر مقبول احمد شاہ صاحب راولپنڈی) ۷ اپریل کو رات کے اڑھائی بجے مسلح ڈاکوؤں کا مقابلہ کرتے ہوئے کراچی میں اپنے مکان پر شہید ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی عمر ۳۸ سال تھی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اپنی مغفرت اور رضا کی چادر میں لپیٹ لے اور آپ کے بوڑھے والدین اور اہل بیت کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔

مرحوم کا جنازہ ربوہ لایا گیا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۸ اپریل کو بعد نماز مغرب نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مولانا عبد المالک خان صاحب نے تدفین مکمل ہونے پر اجتماعی دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ضعیف العمر والدین۔ اہلیہ صاحبہ محترمہ اور بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو اور انہیں مومنانہ صبر و رضا کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق دے

ضروری تصحیح: الفضل ۲ اپریل ۷۲ء کے صفحہ ۲ پر مسجد اقصیٰ کی تعمیر و تزئین کے کوائف میں مسجد کی پیشانی پر لکھے ہوئے جن الفاظ کا ذکر کیا گیا ہے ان میں ایک جگہ سہو کتابت سے النصرت للہ لکھا گیا جو صحیح نہیں ہے مسجد کی پیشانی پر النصرت للہ نہیں بلکہ العزت للہ لکھا ہوا ہے احباب تصحیح فرمالیں

گھوڑوں کی عمدہ نسل قوم کی بیداری کی علامت ہے

حضرت مصلح موعودؓ کا ایک ارشاد

"میرا یہ عقیدہ ہے کہ جس طرح کسی زمانہ میں انسان اچھے ہوتے ہیں مگر پھر بُرے ہو جاتے ہیں اسی طرح جانوروں اور گھوڑوں وغیرہ کا حال ہے کسی وقت قوم میں بیداری ہوتی ہے تو وہ مثلاً گھوڑے کی نسل کو ترقی دینے کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گھوڑے کی نسل بہت اعلیٰ ہو جاتی ہے مگر پھر جب اس قوم پر جمود طاری ہو جاتا ہے اور وہ اپنی بیداری کو ترک کر دیتی ہے تو ترقی یافتہ نسل تنزل کی طرف پھر جاتی ہے۔ ہندوستان کے ہی کئی علاقے ایسے ہیں جہاں کے گھوڑے بہت مشہور تھے مگر اب ان علاقوں کو یہ شہرت حاصل نہیں۔ اسی طرح اور کئی چیزیں ہیں جو پہلے بہت اعلیٰ تھیں۔ پس میرا یہ مطلب نہیں کہ جو کچھ ترقی دی ہے انگریزوں نے ہی دی ہے بلکہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہر ملک نے جب بھی ترقی کی ہے اس نے اچھے بیج بھی پیدا کئے ہیں۔ اچھے گھوڑے بھی پیدا کئے ہیں۔ مگر جب ملک کی توجہ ان چیزوں کو ترقی دینے کی طرف نہ رہی تو ان کی عمدگی کا معیار قائم نہ رہا۔ اور پھر پہلی سی خرابیاں پیدا ہو گئیں۔

بہر حال ترقی پذیر زمانہ کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنے سے سابق معیار کو بڑھا دیتا ہے اور بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ اور جب وہ اس کام سے غافل ہو جاتا ہے تو پھر تنزل شروع ہو جاتا ہے اور تاریکی کا دور دنیا پر غالب آ جاتا ہے۔"

(روزنامہ الفضل قادیان مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۴۱ء ص ۳)

تقریب شادی

میرے چھوٹے بھائی عزیزم محمد اسلم ہاشمی بی اے ابن مکرم اللہ بخش صاحب ہاشمی آف چنیوٹ ربوہ اور عزیزہ بشریٰ بیگم بنت مکرم چوہدری محمد عبد اللہ خان صاحب آف کراچی کی تقریب شادی مورخہ ۸ اپریل کو کراچی میں عمل میں آئی۔ برات ربوہ سے کراچی گئی جہاں تقریب رخصتانہ سے قبل محترم مولوی عصمت اللہ صاحب آف بہلول پور نے دونوں کے نکاح کا اعلان بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر فرمایا۔ دلہن محترم چوہدری صلاح الدین صاحب ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی ماموں زاد بہن ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(محمد اصغر ہاشمی کلرک نظارت بیت المال آمد ربوہ)

مبارک ہو

ایم ایس سی پاس کرنے والے احمدی طلبہ کو مبارک ہو۔ امتحان پاس کرنے والے جو طلبہ مغربی افریقہ کے احمدیہ سکولوں میں خدمت کرنے کے خواہشمند ہوں۔ وہ فوراً ہم سے رابطہ قائم کریں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

قابل فروخت مکان

ایک عمدہ پختہ مکان رقبہ ایک کنال واقع محلہ دار الرحمت غربی متصل مکان مولانا راجیکیؓ صاحب مشتمل ۱۱ کمرہ جات R.C.C لب سڑک سوئی گیس بجلی فٹڈ۔ پانی میٹھا۔ ربوہ میں رہائش رکھنے کے خواہشمند احباب درج ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ مقبول احمد معرفت محمد سرور شوکت علی جیولرز صرافہ بازار۔ لاہور۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴